This question paper contains 4+2 printed pages]

*Your Roll No.......................*

**517**

**B.A. (PROGRAMME)/II/III** **B**

URDU LANGUAGE—Paper II (B)

(For Candidates who Studied Urdu upto 10th Level)

(Admission of 2005 and onwards)

*Time* : 3 *Hours* *Maximum Marks* : 75

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

*Note* :—The maximum marks printed on the question paper are applicable for the students of the regular colleges (Cat. 'A'). These marks will, however, be scaled up proportionately in respect of the students of NCWEB at the time of posting of awards for compilation of result.

نوٹ : صرف پانچ سوالوں کے جواب لکھئے۔ پہلا اور آخری سوال لازمی ہے۔

۱۔ ذیل کے اقتباسات میں سے کوئی دو کی تشریح سیاق و سباق کے ساتھ کیجئے: ۳۵

(الف)

ٹمیا برج کے دکاندار اور مہاجن تک لکھنؤ کے تھے اور لکھنؤ کی کوئی ایسی چیز نہ تھی جو مکمل ترین صورت میں وہاں موجود نہ ہو۔ جدھر

P.T.O.

گزر جائے ایک عجیب رونق اور چہل پہل نظر آتی اور اس لطف میں لوگ اس قدر محو اور مست و از خود رفتہ ہو رہے تھے کہ کسی کو انجام کی خبر ہی نہ تھی۔ عمارات شاہی اور منہ وغیرہ کے اندر جانے کی اہل لکھنؤ جملہ ملازمین بلکہ ساکنین مٹیا برج کو عام آزادی حاصل تھی۔ باغوں میں پھرتے تو اس سے زیادہ پرفضا مقام کہیں نصیب نہ ہوسکتا۔ دریا کے کنارے کھڑے ہو جائے تو عجیب لطف نظر آتا۔ کلکتے کو آنے جانے والے جہاز سامنے سے ہو کر گذرتے تو فورٹ ولیم کی سلامی کے لئے یہیں سے اپنی جھنڈیاں اتارنا شروع کر دیتے اور لوگ سمجھتے کہ بادشاہ کی سلامی لے رہے ہیں۔ کبھی کبھی ایسی صورتیں نظر آتیں اور ایسی فصیح و دلکش زبان اور ایسی مزے کی پیاری باتیں سننے میں آجاتیں کہ انسان مدتوں بلکہ زندگی بھر مزہ لیا کرے۔

(ب)

صادقہ اس آرائش ظاہری سے قطعاً محروم تھی۔ مگر اس کی روح
مسرت حقیقی سے لبریز اور دل عارضی جلوؤں پر ہنس رہا تھا۔
بھاوج کی طرف سلام کو چلی۔ مگر کپڑے میلے تھے جواب تو مل
گیا لیکن کوئی اور نہ ہلا۔ بچہ کو لئے باہر انگنائی میں ایک پرانے
تخت پر بیٹھ گئی۔ کھانے کا وقت آیا تو کیسی خاطر اور کس کی
مدارات۔ کسی نے جھوٹوں بھی بات نہ پوچھی۔ بھاوج کی اس
غفلت کا احساس فطرت تھی۔ مگر اس کے سوا چارہ کیا تھا کہ بچہ
جب بھوک سے بے تاب ہو کر زیادہ پھڑکا تو بہلا کر سلا دیا اور
خاموش ہو گئی۔ دن بھر مارا مارا پیر جی کا جوڑا تیار رہوا۔ شام کو
گود بھرائی ہوئی تو ہاجرہ کی بڑی بہن کی چار سال کی بچی کے
دونوں دمکتے ہوئے سونے کے کڑے کسی نے صاف پتر کر

دیئے۔ گھر میں ڈھنڈیا مچ گئی۔ کونہ کونہ اور چپہ چپہ دیکھ ڈالا مگر بیس تولے کے کڑے سوئی تھوڑے ہی تھے کہ چھپ جاتے۔

(ج)

خلاصہ یہ ہے کہ اور لوگوں نے اوّل سے آخر تک قوم کی شاہ راہ سے سرِ مو انحراف نہیں کیا اور جس چال سے اگلوں نے راہ طے کی تھی اسی چال سے تمام رشتہ طے کیا ہے۔ مرزا نے اوّل شاہ راہ کا رخ چھوڑ کر دوسرے رخ چلنا اختیار کیا اور جب راہ کی مشکلات نے مجبور کیا تو ان کو بھی آخر اسی رخ پر چلنا پڑا مگر جس لیک پر قافلہ جا رہا تھا اس کے سوا ایک اور لیک اسی کے متوازی اپنے لئے نکالی اور جس چال پر اور لوگ چل رہے تھے اس چال کو چھوڑ کر دوسری چال اختیار کی۔ چناں چہ ہم دیکھتے ہیں کہ

جب میر وسودا اور ان کے مقلدین کے کلام میں ایک ہی قسم کے خیالات اور مضامین دیکھتے دیکھتے جی اکتا جاتا ہے اور اس کے بعد مرزا کے دیوان پر نظر ڈالتے ہیں تو اس میں ہم کو ایک دوسرا عالم دکھائی دیتا ہے۔

۲۔ افسانہ ''آنندی'' کی روشنی میں غلام عباس کی افسانہ نگاری کا جائزہ پیش کیجئے۔ ۱۰

۳۔ افسانہ ''کفن'' کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھئے۔ ۱۰

۴۔ افسانہ ''چوتھی کا جوڑا'' میں عصمت چغتائی نے متوسط طبقہ کے مسائل پیش کئے ہیں۔ اپنی رائے لکھئے۔ ۱۰

۵۔ ''طوفان حیات کا ایک ورق'' کی روشنی میں علامہ راشد الخیری کی نثر نگاری کا تجزیہ کیجئے۔ ۱۰

۶۔ ذیل میں سے تین کی تعریف مثالوں کے ساتھ لکھئے: ۱۰

(۱) استعارہ

(۲) ایہام

(۳) تضاد

(۴) قافیہ

(۵) تلمیح